رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

إنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت ششماہی اندرون ہند ... قیمت ششماہی بیرون ہند ...

جلد ۲۲	مورخہ یکم محرم ۱۳۵۴ھ	یوم جمعہ	مطابق ۵ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۳۱

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کا حکم نہایت مبہم ناواجب العمل اور ناجائز ہے

اخبار "سول" اپنے ۴ اپریل کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ "جو پابندیاں قادیان کے باشندگان پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کے حکم زیر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت عائد کی گئی تھیں اور جو ۳۰ جنوری سنہ ۳۵ء سے لیکر ۳۰ مارچ سنہ ۳۵ء تک قائم رہیں۔ انہیں گذشتہ پیر کے روز لاہور ہائی کورٹ کے فاضل جج مسٹر جسٹس کرپی نے اپنے فیصلہ میں ناجائز اور غلط قرار دیا ہے۔ اس قسم کا مقدمہ پنجاب کے ہائی کورٹ کی تاریخ میں سب سے پہلا مقدمہ ہے۔

قادیان میں جو شورش احرار اور قادیانیوں کی باہم کشمکش کے نتیجہ میں پیدا ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت پبلک جلسوں اور پانچ آدمیوں سے زیادہ کے اجتماع کو قادیان کے سمال ٹاؤن اور قادیان کی ریونیو سٹیٹ اور ملحقہ ریونیو سٹیٹوں میں ممنوع قرار دیا تھا اور یہ حکم ۳۰ جنوری سے ۲ ماہ کے لئے جاری کیا گیا تھا۔

اس حکم کے متعلق ایک شخص مولوی قمر الدین نے گورداسپور کے سشن جج کے سامنے درخواست پیش کی تھی۔ کہ وہ ہائیکورٹ کے پاس اس بات کی سفارش کریں۔ کہ اس حکم کو خلاف قانون قرار دے کر منسوخ کیا جائے۔ مگر سشن جج نے اس درخواست کو منظور نہیں کیا۔ ازاں بعد اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ لاہور میں نظر ثانی کی درخواست کی گئی۔ اور درخواست کنندہ کی طرف سے چودہری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء نے بحث کی۔ اور اس حکم کے خلاف اس بنا پر اعتراض پیش کیا کہ وہ مبہم ہے۔ دفعہ ۱۴۴ فقرہ (۳) کے ماتحت اس قسم کا حکم صرف ایسے فرد یا افراد کو دیا جا سکتا ہے۔ جو ایک خاص اور معین جگہ پر آتے جاتے ہیں۔ چودھری صاحب نے یہ بحث کی۔ کہ جو حکم جاری کیا گیا ہے۔ اس میں اس جگہ کو معین نہیں کیا گیا۔ جس کے متعلق حکم جاری کیا گیا ہے۔ بلکہ اس حکم میں اس بات کو افراد پبلک پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالکر مذکورہ ریونیو اسٹیٹوں کی حدود کا پتہ لگائیں۔ جو کہ موقعہ پر نشان زدہ نہیں ہیں۔

یہ درخواست اس حکم کی میعاد اختتام سے صرف چند روز پہلے ہی ہائیکورٹ میں زیر بحث آئی۔ اور گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے یہ دلیل پیش کی۔ کہ یہ درخواست صرف اس بنا پر ہی رد کئے جانے کے قابل ہے کہ حکم کی میعاد ۳۰ مارچ کو ختم ہو جائیگی۔ اور اس کے بعد یہ معاملہ قابل بحث نہیں رہے گا۔

درخواست کنندہ کے وکیل نے اس بات پر زور دیا۔ کہ بہرحال ہائی کورٹ کو اس معاملہ میں اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیئے۔ فاضل جج نے بحث کو سنکر فیصلہ محفوظ رکھا۔ جو اس پیر کے دن سنایا گیا۔ اس فیصلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے حکم کو بہت مبہم ٹھہرا کر اُسے ناواجب العمل اور ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ حکم کے منسوخ کرنے کا سوال اس لئے پیدا نہیں ہوا۔ کہ حکم کی میعاد اس سے پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔

چندہ تحریک جدید اور بیرون ہند کی جماعتیں

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ممالک بیرون ہند اور بنگال کی جماعتوں کے لئے اجازت فرمائی تھی۔ کہ وہ چندہ تحریک جدید" کی فہرستیں مکمل کرکے یکم اپریل ۱۹۳۵ء تک ارسال کردیں۔ لیکن اس وقت تک بعض جماعتوں کی طرف سے فہرستیں نہیں پہونچیں۔ اور امریکہ افریقہ وغیرہ کی جماعتوں کے کارکنوں نے حضور سے درخواست کی ہے۔ کہ چونکہ وہ تحریک جدید کے متعلق حضور کے خطبات کا احباب کرام کو ان کی زبانوں میں ترجمہ کرکے نہیں پہونچا سکے۔ اس لئے ۱۳ر جولائی ۱۹۳۵ء تک مزید مہلت عطا فرمائی جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب کرام کی یہ درخواست منظور فرماکر ۱۳ر جولائی ۱۹۳۵ء تک چندہ تحریک جدید کی فہرستیں بھیجنے کی اجازت دے دی ہے۔ پس اس اعلان کے ذریعہ ممالک بیرون ہند کی جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اپنے ملک کی ہر ایک جماعت کی الگ الگ فہرستیں مکمل کرکے ۱۳ر جولائی ۱۹۳۵ء تک حضرت امیر المومنین کے حضور ارسال کردیں۔

ہندوستان کی جن جماعتوں یا افراد کے وعدے موصول ہوچکے ہیں ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کی رقوم جلد سے جلد بھیجکر رضائے الٰہی حاصل کریں۔

(فنانشل سکرٹری چندہ تحریک جدید قادیان)

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ لگانے کا حکم لامعنی تھا!

دفعہ کو منسوخ کرتے ہوئے جسٹس کری کے ریمارکس

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کے خلاف درخواست کا ہائی کورٹ لاہور نے جو فیصلہ کیا اس کے متعلق سِول اینڈ ملٹری گزٹ ۴ر اپریل نے حسب ذیل خبر شائع کی ہے:۔

لاہور۔ ۳ر اپریل۔ آج لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس کری نے قادیان ضلع گورداسپور کے قمر الدین کی درخواست نگرانی منظور کرلی۔ جو اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف دائر کر رکھی تھی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس حکم کی رو سے قادیان میں دو ماہ کے لئے پبلک میٹنگ کی ممانعت کردی تھی سشن جج نے اس حکم کے خلاف اپیل مسترد کردی تھی۔ اس پر درخواست کنندہ نے ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی کی تھی جس کی چودھری ظفر اللہ خانصاحب نے بحث کی تھی۔ فاضل جج نے درخواست نگرانی منظور کرتے ہوئے قرار دیا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم لامعنی ہے۔ اس میں نہ کسی خاص شخص کے نام حکم دیا گیا ہے۔ اور نہ کسی جگہ کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے اس حکم کو منسوخ کیا جاتا ہے (ن۔ ن۔ و)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

یکم و ۲ر اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع
۱	محمد اسحٰق صاحب	ضلع ہزارہ	۱۱	اللہ رکھا صاحب	ضلع سیالکوٹ	۲۱	اللہ دتا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲	احمد الدین صاحب	″ سیالکوٹ	۱۲	غلام قادر صاحب	″ ″	۲۲	چودھری محمد حسین صاحب	″ ″
۳	سردار خانصاحب	″ ″	۱۳	اسماعیل صاحب	″ ″	۲۳	رسول بی بی صاحبہ	″ ″
۴	محمد الدین صاحب	″ ″	۱۴	ابراہیم صاحب	″ ″	۲۴	محمد رفیق صاحب	″ ″
۵	غلام رسول صاحب	″ ″	۱۵	غلام حیدر صاحب	″ ″	۲۵	نصرت بیگم صاحبہ	″ ″
۶	غلام محمد صاحب	″ ″	۱۶	محمد مالک صاحب	″ ″	۲۶	سیّد بی بی صاحبہ	″ ″
۷	عبد الغنی صاحب	″ ″	۱۷	بشیر احمد صاحب	″ ″	۲۷	لال دین صاحب	″ ″
۸	محکم دین صاحب	″ ″	۱۸	نذیر احمد صاحب	″ ″	۲۸	رسول بی بی صاحبہ	″ ″
۹	عنایت اللہ صاحب	″ ″	۱۹	رشید احمد صاحب	″ ″	۲۹	برکت اللہ صاحب	″ ″
۱۰	ہدایت اللہ صاحب	″ ″	۲۰	محمد صادق صاحب	″ ″			

ضرورت کتب

قصبہ بانڈی پورہ کشمیر میں احمدیہ لائبریری کی سخت ضرورت ہے۔ جو دوست اس کے لئے کتب عطا فرمانا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں:۔ پتہ:۔ خواجہ ثناء اللہ صاحب احمدی بانڈی پورہ کشمیر

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بے کار احمدی اصحاب کیلئے ضروری اعلان

تمام ایسے احمدی اصحاب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ جو نارمل پاس ہیں۔ اور فارغ ہیں۔ یا دوکانداری کا کام کرسکتے ہیں۔ اور فی الحال بے کار ہیں۔ یا طب کا کام جانتے ہیں۔ اور کسی موزوں جگہ کے متلاشی ہیں۔ کہ وہ بہت جلد اپنے حالات دفتر ہٰذا کو اطلاع دیں۔ تا ان کو ان کے مناسب حال مقام اور کام پر لگایا جائے۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کی تبلیغی سرگرمیاں

کلکتہ میں احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کی طرف سے بہت سرگرمی کے ساتھ تبلیغ احمدیت کیجارہی ہے۔ ایک ماہ میں اہلحدیث کانفرنس۔ یوم التبلیغ اور عید وغیرہ تقریبوں پر مختلف اقسام کے اٹھارہ ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ہیں۔ ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ جناب مولانا دولت احمد خانصاحب بی اے بی ایل پلیڈر اتوار کے دن شام کو پانچ بجے کلکتہ کی مشہور اور بارونق سیرگاہوں میں چند ممبروں کیساتھ تشریف لیجاکر بنگلہ یا انگلش میں لیکچروں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا پیغام سناتے ہیں۔ ایسوسی ایشن کے سرگرم کارکن منشی شمس الدین صاحب مسٹر محمد جعفر صاحب۔ مسٹر عبد المجید صاحب علی العموم رات کو ایک دو بجے تک تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں میاں محمد حسین صاحب پروپرائٹر شو سٹور وہاں احسان الٰہی صاحب جو نئے احمدی نوجوان ہیں بہت جوش اور سرگرمی سے تبلیغ میں دلچسپی لیتے ہیں۔ خاکسار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ یکم محرم ۱۳۵۴ھ
نمبر ۱۳۱ جلد ۲۲

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آیاتِ قرآنی کا بذریعہ الہام نزول

جنرل سیکرٹری مجلس احرار کا لغو اعتراض

اخبار "احسان" ۲۹ مارچ میں مولوی مظہر علی صاحب اظہر کی ایک تقریر کا ذکر کرتے ہوئے جو انہوں نے ۲۴ مارچ لدھیانہ میں احمدیت کے خلاف کی۔ لکھا ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔

"سنئے مرزا غلام احمد قادیانی نے کس طرح متاعِ رسول پر ڈاکہ مارا ہے۔ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں یہ آیت شریف وَمَا اَرسلناکَ اِلَّا رحمۃً للعالمین جو آنحضرت کی شان مبارک میں نازل ہوئی تھی۔ مجھ پر بھی نازل ہوئی ہے۔ سنئے الہام ہوتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ یعنی اے مرزا ہم نے تجھ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ اللہ تیرہ سو برس گزر چکے مگر کسی اولیائے کرام یا مجددین وقت کو تو اتنی جرأت نہ ہوئی۔ کہ وہ قرآنِ کریم کی کسی آیت کو اپنی طرف منسوب کر سکے۔ اور کر بھی کس طرح سکتے تھے۔ جبکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ قرآن کریم ہمارے رسول کریم پر نازل ہوا ہے اور وہ یہ بھی جانتے تھے۔ کہ ایسا کرنا تعلیمِ اسلامی کے خلاف و حضرت رسول کریم کی شان کو گھٹانا ہے۔ مگر قادیانی نبی ان روایات کے متعلق پرواہ نہ کرتے ہوئے کئی ایسی آیات کو جو ہمارے آنحضرت صلعم کی شان میں نازل ہوئی تھیں۔ دیدہ دلیری سے اپنے اوپر چسپاں کر لیتا ہے"

مگر یہ اعتراض محض ناواقفیت اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اولیاء کرام۔ اور مجددینِ امت میں سے کئی بزرگ ایسے گزرے ہیں جن پر قرآنی آیات بطور الہام نازل ہوئیں۔ اور کسی نے نہ کہا۔ کہ اس قسم کے الہامات کو درست سمجھنا تعلیم اسلامی کے خلاف۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کو گھٹانا ہے مثال کے طور پر سید عبد القادر صاحب جیلانی کو پیش کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ ثمّ ترفع الی الملک الاکبر فتخاطب بانک الیوم لدینا مکینٌ امین (فتوح الغیب مقالہ ۲۸) یعنی اے سالک جب تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا انتہائی مقام حاصل کرے گا۔ تو اس وقت تیرا خدا تجھے انک الیوم لدینا مکینٌ امین کہہ کر مخاطب کرے گا۔ یہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ جو سورہ یوسف رکوع ۷ میں آئی ہے۔ اسی طرح شرح فتوح الغیب فارسی صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے۔ کہ حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی کو کئی دفعہ یہ الہام ہوا۔ و اصطنعتک لنفسی۔ میں نے تجھے اپنی ذات کے لئے چن لیا یہ بھی سورہ طٰہٰ کی آیت ہے۔

حضرت مجدد صاحب الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آتا ہے۔ کہ ان پر ان کے صاحبزادہ محمد یحییٰ کی پیدائش سے پہلے یہ الہام اُترا۔ انا نبشرک بغلامِ اسمہٗ یحییٰ۔ (مریم ع) (مقامات امام ربانی صفحہ ۱۳۶)

حضرت خواجہ میر درد صاحب دہلوی کے متعلق بھی علم الکتاب صفحہ ۶۱ و ۶۴ میں لکھا ہے۔ کہ آپ پر بہت سی قرآنی آیات الہاماً نازل ہوئیں جن میں سے وجدک ضالاً فھدیٰ۔ انذر عشیرتک الاقربین۔ اور فاستقم کما امرت بھی ہے۔ غرض قرآنی آیات میں الہام نازل ہونا قابلِ اعتراض امر نہیں۔ بلکہ اولیاءِ امت کے نزدیک بہت بڑا انعام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اسی رنگ میں ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین الہام نازل ہوا۔ جس کا ترجمہ آپ نے یہ کیا کہ "میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ تا سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۶)۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے مامورین دنیا کے لئے رحمت کا سامان لے کر آتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس وقت مبعوث ہوتے ہیں۔ جب ضلالت و گمراہی دنیا کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتے ہیں۔

اسی کے مطابق حضرت مسیح ناصری کو بھی وَلنجعلہٗ آیۃً للنّاس ورحمۃً منّا کہہ کر رحمت قرار دیا گیا۔ اور متقدمین نے بھی لکھا ہے۔ کہ المہدی رحمۃ اللہ کما کان رسول اللہ قال اللہ تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (کتاب الاشاعت لاشراط الساعۃ صفحہ ۱۲۸) یعنی مہدی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رحمت ہونگے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا کے لئے رحمت تھے۔

پس مولوی مظہر علی صاحب کا اعتراض بالکل باطل۔ اور اولیائے امت کے حالات سے ناواقفیت کا ثبوت ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب احراریوں کی نظر میں عورت ہیں

مولوی عنایت اللہ احراری نے جسے احراریوں نے اپنا نمائندہ بنا کر قادیان میں بٹھا رکھا ہے۔ پچھلے دنوں گورداسپور میں ایک مجلس میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ بیشتر ازیں ان مرزائیوں کا عورتوں سے معاملہ رہا ہے۔ ہم مولوی ثناء اللہ صاحب سے ملے۔ ان سے السلام علیکم بھی لی۔ مگر ان کا ایمان بالکل کمزور واقعہ ہوا ہے۔ مرزائیوں کو پتہ تو اب لگے گا جبکہ ہم مردوں سے ان کا واسطہ پڑا ہے۔

مطلب یہ۔ کہ وہ تمام لوگ جو جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے رہے۔ اور کر رہے ہیں۔ ان کو۔ اور خصوصاً مولوی ثناء اللہ صاحب کو احراری عورت سمجھتے ہیں۔ اور صرف اپنے آپ کو مرد قرار دیتے ہیں۔ ہم تو ان لوگوں کو بھی مرد ہی سمجھتے رہے ہیں۔ اب انہیں احراریوں سے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ فی الواقعہ مرد ہیں۔ یا عورت۔

جمعیۃ العلماء کے اخبار کی دیانتداری کا مظاہرہ

جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں۔ اور ان کے مددگار مولویوں کے دلوں میں بغض و کینہ اس حد تک سرایت کر چکا ہے۔ کہ وہ جھوٹ اور فریب سے کام لیتے ہوئے ذرا بھی نہیں ہچکچاتے۔ اور صریح طور پر لوگوں کو دھوکہ دینا۔ اور مغالطہ میں ڈالنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب کے مقدمہ کے سلسلہ میں اس وقت تک احراری اخبار جس قدر دروغگوئی سے کام لے رہے ہیں۔ ان کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اب جمعیۃ العلماء دہلی کے آرگن "جمعیۃ" میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان کے متعلق یہ عنوان دیکھ کر کہ "قادیان کا نبی بطور دوا شراب پیا کرتا تھا!" اور حضور کی طرف یہ الفاظ منسوب پا کر کہ "پلومر کی دوکان کی شراب کا تعلق جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد سے ہے میں جانتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب نے شراب بطور دوا استعمال کرنے کے لئے منگوائی تھی۔ یہ شراب ناریل کی تھی" ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی کیونکہ حضور نے ہرگز یہ بیان نہیں دیا اور نہ عدالت نے یہ لکھا ہے۔ حضور نے جو کچھ فرمایا۔ اور جو "الفضل" میں

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کا عدالت میں تشریف لیجانا

احراریوں کا ”عجیب و غریب کارنامہ“

(اخبار ”احسان“ ۲۷ مارچ میں مولوی حبیب الرحمن صاحب لدہانوی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ انہوں نے ایک تقریر میں کہا ”ہم نے آج تک قادیانیوں کے سلسلہ میں جو کچھ کیا اسے جانے دو۔ ہمارا ایک یہی کارنامہ کیا کم ہے۔ کہ ہم نے عرب و عجم چین و ماچین شرق و غرب کے خلیفہ یعنی میرزا بشیر الدین محمود کو دیوان سکھانند کی عدالت میں لاکھڑا کیا“ یہ بات جسے بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اگر فی الواقع ”کارنامہ“ کہلانے کی مستحق ہے۔ تو ہم پوچھنا چاہتے ہیں کیا حضرت یوسف علیہ السلام کو عدالت میں حاضر نہ ہونا پڑا تھا۔ اور کیا حکومت نے انہیں کئی سال قید کی سزا نہیں دی تھی۔ جب یہ امر واقعہ ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کی عدالت میں لائے جا سکتے۔ اور ایک لمبا عرصہ کے لئے قید کر دیئے جا سکتے ہیں۔ جس کا قرآن مجید میں ذکر موجود ہے۔ اور اس سے ان کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عدالت میں بطور گواہ تشریف لے جانے سے آپ کی شان پر کس طرح حرف آسکتا ہے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ احراری ان دشمنان انبیاء و صلحاء کے مثیل ہیں جو انہیں عدالتوں میں لاکھڑا کرتے رہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ یوسف ثانی ہیں۔ پھر یہاں تو یہ بھی بہت بڑا فرق نمایاں ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام عدالت میں ایک ملزم کی حیثیت میں پیش ہوئے۔ مگر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ملزم نے بطور گواہ صفائی پیش کرایا

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان تفسیروں میں جنہیں احراری تسلیم کرتے ہیں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اپنی بیوی کے جھگڑے میں مصر کے بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ وُہ عدالت میں بطور ملزم پیش ہوئے اور یہودیوں نے ان کو سخت اذیتیں پہونچائیں ان واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا احراری کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو عدالت میں لاکھڑا کرنے والوں نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا اگر نہیں۔ تو انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو عدالت میں بلانے پر یہ کہتے ہوئے شرم کرنی چاہئے۔ کہ انہوں نے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

پھر اسلامی تاریخوں میں موجود ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ خود مقرر کردہ ایک قاضی کی عدالت میں بطور گواہ جانا پڑا۔ اگر تمام دنیائے اسلام کے خلیفہ کی شان اس سے کم نہیں ہوسکتی۔ کہ وہ اپنے ہی مقرر کئے ہوئے قاضی کی عدالت میں حاضر ہو کر گواہی دیں۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا موجودہ حکومت کی عدالت میں بطور گواہ تشریف لے جانا کیونکر آپ کی شان کے خلاف سمجھا جا سکتا ہے۔

گذشتہ انبیاء اور اسلامی تاریخ سے صدر احرار کی اس قدر ناواقفیت اور اس وجہ سے اس قدر جاہلانہ اظہار خیال نہایت ہی شرمناک ہے وہ ذرا غور تو کریں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو عدالت میں لاکھڑا کرنیوالوں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو عدالت میں پیش کرنے والوں کا مثیل بننا انکے لئے شرم کی بات ہے یا فخر کی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مصرعہ پر ”زمیندار“ کا لغو اعتراض

کلام غالب سے سند

”زمیندار“ ۲۹ مارچ کے ”کالم فکاہات“ میں سردار رگھبیر سنگھ صاحب پشاوری کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں صاحب مذکور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت بابا نانک جی کی اپنے غور و فکر کے مطابق کچھ مشابہتیں بیان کی ہیں۔ ان مشابہتوں میں سے ایک یہ درج کی ہے۔ کہ ”مرزا صاحب اور گورو جی مہاراج دونو بلند پایہ شاعر تھے“ اس مکتوب کے نیچے ایڈیٹر فکاہات نے چند سطور کا نوٹ لکھا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام پر تو تمسخر کیا ہے۔ لیکن سکھوں کو خوش کرنے کے لئے باباجی کے کلام کی تعریف کر دی ہے۔ اس نوٹ میں آپ فرماتے ہیں:۔

” دوسری مشابہتوں پر کوئی تبصرہ کرنا تو طوالت طلب ہے۔ مگر شاعری میں مرزا صاحب اور گورو نانک یا گورو گوبند سنگھ کی مشابہت ہمارے نزدیک مسلّم نہیں۔ گورو صاحبان کا کلام حشو و زوائد سے بالکل پاک ہے۔ ان کے کلام کے لفظ لفظ سے ان کا تبحر علمی ٹپک رہا ہے۔ اور ہر شعر میں موسیقیت جلوہ گر ہے۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب کی شاعری کا بھونڈا پن ان کے اسی مصرعہ سے ظاہر ہے۔ ع

”اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار“

رگھبیر سنگھ صاحب یا کوئی دوسرا مبصر کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے۔ اُسے گورو نانک یا گورو گوبند سنگھ کے کلام میں ”کرتا“ کی مثال نہ ملے گی۔“

مولوی ظفر علی صاحب نے خود بھی ۱۹۳۳ء میں اسلامیہ کالج لاہور کے احمدی طلباء کے خلاف تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی شعر پر مذاق اڑا کر کہا تھا کہ شاعری اور ادب کو قادیانیوں سے انتہائی نفرت ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہا تھا۔ کہ مرزا صاحب چاہتے تو تھے اردو زبان میں اشعار کہنا۔ مگر باندھتے ہیں ”کرتا“ جو کہ زبانِ اردو کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔

بابا نانک جی اور گورو گوبند سنگھ جی کے کلام میں ”کرتا“ تلاش کرنا تو سردار رگھبیر سنگھ صاحب کا فرض ہے۔ مگر ہم اس ”کرتا“ کا استعمال ہندوستان کے نہایت ہی بلند پایہ شاعر غالب دہلوی کے کلام میں دکھلاتے ہیں۔ غالب فرماتے ہیں:۔

آنکھ کی تصویر سرنامہ پہ کھینچی ہے ”کہ تا“
تجھ پہ کھل جائے۔ کہ اس کو حسرت دیدار ہے (دیوان غالب)

اگر مولوی ظفر علی صاحب اور ایڈیٹر ”زمیندار“ میں ذرہ بھر بھی انصاف ہے تو ان پر لازم ہے کہ یا تو وہ اعتراض واپس لیں۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر پر کیا۔ اور اپنی جہالت کا اقرار کریں۔ یا پھر غالب ایسے شاعر کے متعلق کہدیں۔ کہ اس نے بھی ”کہ تا“ غلط باندھا

(سید محمود احمد شاہ از لاہور)

سر میاں فضل حسین صاحب کی خدمات کا اعتراف

ہندوستان کے طول و عرض میں سر میاں فضل حسین صاحب کی خدمات کے اعتراف میں جو جلسے کئے گئے۔ اور مسلمانانِ ہند نے جس سرگرمی اور جوش کے ساتھ شکرگزاری کا اظہار کیا ہے۔ وُہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسلمان ملک و قوم کی خدمت کرنے والوں کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ اور باوجود ایک غدار اور فتنہ پرداز طبقہ کی انتہائی کوششوں کے وُہ اپنے جذبات کا اظہار کھلے طور پر کر سکتے ہیں۔

مجلس احرار ایک عرصہ سے سر میاں فضل حسین صاحب کے خلاف شور مچا رہی۔ اور طرح طرح سے غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن یکم اپریل کو میاں صاحب موصوف کے لاہور تشریف لانے پر پنجاب کے نہایت چیدہ اور سرکردہ اصحاب نے جس شان کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ اور جس طرح اخلاص و محبت کا اظہار کیا۔ اس سے ثابت ہوگیا۔ کہ احرار کی فتنہ پردازیوں کو شرفاء کا طبقہ ذرہ بھر بھی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں

جماعت احمدیہ کو اجتماعی عبادت و دُعاؤں کی تحریک

سات ہفتے خاص طور پر دُعائیں کی جائیں اور ہر جمعرات کو روزہ رکھا جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ مارچ ۳۵ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
مَیں نے دو جُمعے گزرے۔ کہ جماعت کو خصوصیت کے ساتھ

سات روزے رکھنے

اور اس فتنہ کے بارہ میں جو اس وقت جماعت کے خلاف اٹھ رہا ہے۔ دعائیں کرنیکے لئے کہا تھا مجھے افسوس ہے۔ کہ ہمارے سلسلہ کے اخبارات نے اس مضمون کو وُہ اہمیت نہیں دی۔ جو دینی چاہیئے تھی۔ یعنی اس اعلان کو صرف ایک دفعہ شائع کر کے بند کر دیا۔ حالانکہ ہزارہا لوگ ایسے ہیں۔ جو کبھی اخبار کا کوئی صفحہ پڑھ لیتے ہیں۔ اور کبھی کوئی۔ انہیں اتنی فرصت نہیں ہوتی۔ کہ سارا اخبار پڑھیں

اشاعت کا اصُول

اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ مضمُون کو تکرار کے ساتھ اور بار بار مختلف شکلوں میں سامنے لایا جائے۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ جس کی وجہ سے بالکل ممکن ہے۔ کہ ہزاروں ایسے لوگ ہوں۔ جو اس جمُعرات کو ہمارے ساتھ دُعاؤں میں شامل نہ ہو سکے ہوں۔ میں نے اگر ایک دن مقرر کیا تھا۔ تو اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ میں اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ

اجتماعی عبادت اور دُعا

انفرادی عبادت اور دُعا سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ ورنہ میں کہہ سکتا تھا۔ کہ سات روزے رکھ لیے جائیں۔ کوئی کسی دن رکھ لیتا۔ اور کوئی کسی دن۔ کوئی مسلسل رکھ لیتا۔ اور کوئی وقفہ سے۔ اور اس طرح سات کا عدد پُورا ہو جاتا۔ مگر اس طرح اجتماعی عبادت اور دُعا کا مقصد پُورا نہ ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے

ایک دن کا انتخاب

کیا۔ اور تمام جماعت سے خواہش کی۔ کہ ایک خاص دن کو سب روزے رکھیں۔ تا اُس دن جماعت خصُوصیت سے عبادت کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اس دن کے لیے مَیں نے خاص طور پر دو دُعائیں بتائی تھیں تا علاوہ اور دُعاؤں کے دو دُعائیں ایسی ہوں۔ جن میں جماعت متحد ہو۔ اگر ہر شخص اپنے اپنے طور پر دُعا کرتا۔ تو کوئی کچھ دُعا کرتا۔ اور کوئی کچھ۔ لیکن جس طرح انفرادی عبادت۔ اجتماعی عبادت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی طرح انفرادی دُعا بھی اجتماعی دُعا کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جب

سارے کے سارے مل کر

ایک چیز اللہ تعالےٰ سے مانگیں۔ تو یہ بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح کمزور کو طاقتور سے طاقت ملتی ہے۔ اور طاقتور کو کمزور سے۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ کمزور سے طاقتور کو کس طرح طاقت مل سکتی ہے۔ کیونکہ کمزور سے کمزور انسانوں کا مجمُوعہ بھی طاقتوروں کی امداد کا موجب ہو سکتا ہے۔ بہت سے بچے اگر مل جائیں۔ تو ایک طاقتور انسان ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس میں شُبہ نہیں۔ کہ بعض بندے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی دُعائیں ہزاروں انسانوں کی دعاؤں سے زیادہ سُنی جاتی ہیں۔ لیکن اگر ایک ایسے بندے کی دُعاؤں کے ساتھ پچاس ہزار یا لاکھ ڈیڑھ لاکھ اور لوگوں کی دعائیں بھی مل جائیں۔ تو وُہ دُعا۔ اور زیادہ مؤثر اور طاقتور ہو جائے گی۔ اس میں شُبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ ان کی دُعائیں ساری دُنیا سے زیادہ سُنی جاتی ہیں۔ مگر یہ

مقابلۂ کفر و اسلام

میں ہوتا ہے۔ اسلام اسلام میں نہیں۔ جن کی دُعائیں ساری دُنیا کے مقابلہ میں سُنی جاتی ہیں۔ ان کی ایسی دُعائیں کفر کے مقابلہ میں ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ایسی دعائیں عیسائیوں۔ یہودیوں اور بت پرستوں کے مقابلہ میں ہوتی تھیں صحابہ کی اور آپؐ کی دُعائیں ایک ہی غرض کے لیے ہوتی تھیں اس لیے ان میں مقابلہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بہرحال صحابہ کی دُعائیں آپ کی دُعا کے ساتھ مل کر زیادہ مؤثر ہو جاتی تھیں۔ اسی لیے صحابہ کو آپؐ دُعا کی تحریک فرماتے رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی دُوسروں کو دُعا کے لیے کہا کرتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات

بچوں کو بھی دُعا کی تحریک

کرتے تھے۔ مجھ سے بھی آپ کئی مواقع پر دُعا کے لیے کہا کرتے تھے مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے دُعا کے لیے فرمایا۔ اس وقت میری عمر نو سال کی تھی۔ اس کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے۔ کہ جہاں روحانی عالم میں طاقتور کی دُعا اس لیے سُنی جاتی ہے۔ کہ وُہ مقبول ہے۔ وہاں کمزور کی اس لیے سُنی جاتی ہے۔ کہ وُہ

رحم کا زیادہ مستحق

ہے۔ بعض مواقع پر اللہ تعالےٰ کی رحمت کمزور کی دُعا زیادہ جلدی قبول کر لیتی ہے۔ کیونکہ وُہ جانتی ہے۔ کہ جسے روحانی طاقت حاصل ہے۔ اسکی دُعا اگر جلدی نہ بھی قبول کی گئی۔ تو یہ امر اس کے ایمان کی کمزوری کا موجب نہیں ہو سکتا۔ لیکن کمزور کی طرف وُہ فوراً لپکتی ہے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ اسے ٹھوکر لگ جائے اسلئے دُعا کرنے میں بہرحال کل جزو سے زیادہ اہم ہے۔ اور کل میں طاقتور اور کمزور دونوں شامل ہیں۔ اس لیے میں نے خواہش کی تھی۔ کہ تمام جماعت ایک وقت میں ایک ہی قسم کی دعائیں کرے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت کا ایک بہت بڑا حصہ اس سے

اخبارات کی سُستی کے باعث

محروم رہا ہے مجھے خود بھی ان ایام میں وقت نہیں مل سکا۔ کہ میں بار بار توجہ دلاؤں۔ آٹھ دس روز تک میں ارادہ کرتا رہا۔ کہ دوستوں کو اخبار کے ذریعہ دوبارہ توجہ دلاؤں۔ مگر اس کے لیے موقعہ نہ مل سکا۔ اس لیے میں اس خطبہ کے ذریعہ پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس تحریک کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ بلکہ جتنے لوگ بھی روزہ کی طاقت رکھتے ہیں

سب رکھیں۔ اور جن سے یہ روزہ رہ گیا ہے۔ وہ بعد میں رکھ لیں۔ سات روزے پھیلا کریں سنے اس لئے مقرر کئے تھے۔ کہ

ہندوستان سے باہر کے لوگ

بھی اس میں کچھ نہ کچھ حصہ لے سکیں۔ میں نے دو ہفتہ پہلے اعلان کیا تھا۔ اور دو ہفتہ میں بہت سے بیرونِ ہند کے مقامات پر ڈاک پہونچ جاتی ہے۔ پھر کئی لوگوں کو ان کے دوست ہوائی ڈاک سے اطلاع دیدیتے ہیں۔ پھر قریباً ساری دُنیا میں ایک ماہ کے اندر اندر ڈاک پہونچ جاتی ہے۔ اور اس طرح ایسے مقامات کے لوگ زیادہ سے زیادہ دو روزوں میں شریک نہ ہو سکتے۔ اور پانچ میں وہ بھی شریک ہو سکتے۔ اور باقی دو وہ اپنے ملک کے لحاظ سے اجتماعی طور پر رکھ لیتے۔ پس جو لوگ استطاعت رکھتے ہوں۔ وہ یہ روزے ضرور رکھیں۔ باقی رہی دُعا سو وُہ روزوں سے مخصوص نہیں۔ یہ روزانہ ہونی چاہئے۔ اور اس کے لئے

بچوں اور عورتوں میں بھی تحریک

کی جائے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو یہ دعا سکھائی۔ کہ ربِّ کلُّ شیئٍ خادمک ربِّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ اس کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ اسم اعظم ہے اور

ہر مصیبت سے نجات کا ذریعہ

ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے اس زمانہ کے لئے اسم اعظم قرار دیا ہے اسم اعظم ہر زمانہ کے لئے الگ الگ ہوتے ہیں۔ اگر اس بات کو تسلیم نہ کیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسم اعظم کوئی نہ تھا۔ حالانکہ کوئی نعمت ایسی نہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو نہ ملی ہو۔ پس ماننا پڑیگا۔ کہ

ہر زمانہ میں اسم اعظم الگ

ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے حالات کے مطابق تھا۔ اور اس زمانہ میں موجودہ حالات کے مطابق۔

اللہ تعالےٰ کی صفات

مختلف دوروں سے تعلق رکھتی ہیں۔ بعض زمانوں میں بعض صفات کا اظہار ہوتا ہے۔ اور بعض میں بعض اور کا۔ اور اس دعا سے جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھائی۔ پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی صفت حفیظ ناصر یا نصیر۔ رحیم یا رحمٰن کی اس زمانہ میں بندوں کو زیادہ احتیاج ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جس قدر مکمل نظام مخالفت کا اس زمانہ میں ہے۔ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دشمنوں کا نہیں تھا۔ اس زمانہ میں

انفرادی مقابلہ

تھا۔ کفر و شرک کو وُہ اجتماعی طاقت حاصل نہ تھی جو آج ہے۔ آپ کو پہلا مقابلہ عرب سے پڑا۔ جہاں کوئی حکومت ہی نہ تھی۔ مکہ میں الگ۔ مدینہ میں الگ۔ اور یمامہ میں الگ انتظام تھا۔ اسی طرح ہر گاؤں اور ہر بستی کی حکومت علیحدہ تھی۔ اور ایک شخص ایک حکومت سے نکل کر جھٹ دوسری حکومت میں جا سکتا تھا۔ مگر آج چند متحد الخیال حکومتوں نے

سب دنیا پر غلبہ

حاصل کیا ہوا ہے۔ اس زمانہ میں اصل طاقت یورپ اور امریکہ کی ہے۔ جاپان بے شک ایک علیحدہ ہستی رکھتا ہے۔ مگر ان کے مقابلہ میں وُہ کچھ نہیں۔ مذہبی نقطۂ نگاہ سے عیسائیت ساری دُنیا پر چھائی ہوئی ہے۔ اور جس کی مخالف یہ ہو۔ اُسے دُنیا میں کوئی پناہ نہیں ملتی۔ اس لئے اس زمانہ میں

حفاظت نصرت اور رحم کا سوال

بہت خصوصیت رکھتا ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کو بادشاہت بھی حاصل ہو گئی تھی۔ اور اس وجہ سے آپ غیر کی حفاظت کے محتاج نہ رہے تھے۔ اور بعد میں تو ساری دُنیا پر مسلمانوں کی حکومت ہو گئی۔ مگر اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کا منشا یہ ہے۔ کہ

اسلام کی حفاظت دلائل سے

کرے۔ اور احمدیت کو عرصہ تک حکومت سے علیحدہ رکھے۔ کیونکہ دشمنوں نے یہ دھوکا کھایا تھا۔ یا وہ یہ فریب دینا چاہتے ہیں۔ کہ پہلے زمانہ میں مسلمانوں نے تلوار چلائی اور اس وجہ سے اسلام پھیل گیا۔ گو یہ اعتراض لغو۔ بے ہودہ اور غلط ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اپنی ذات میں اس امر پر شاہد ہے۔ کہ یہ اعتراض غلط ہے۔ اور اسلام کا نور

دلائل اور براہین

سے پھیلا ہے۔ اور صحابہ کرام کی مقدس زندگیوں کے نمونہ سے اس کی اشاعت ہوئی ہے۔ لیکن بہرحال چونکہ اس زمانہ میں تلوار چلائی گئی۔ اس وجہ سے دشمن کو بھی اعتراض کا موقعہ ملا۔ لیکن

غیرت الٰہی

نے تقاضا کیا۔ کہ وُہ اس زمانہ میں اسلام کو بغیر تلوار کے پھیلا کر یہ ثابت کر دے۔ کہ یہ اعتراض بے ہودہ ہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

ایک شاگرد

دلائل سے اسلام پھیلا سکتا ہے۔ تو آپ کیوں نہیں پھیلا سکتے تھے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کو دلائل سے پھیلا کر اللہ تعالےٰ ان دشمنوں کا منہ بند کرنا چاہتا ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اسلام تلوار سے ہی پھیل سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ احمدیت

ایک عرصہ تک

حکومت سے محروم رہے۔ اور اسے مظلوم بنایا جائے۔ احمدی طرح طرح کے مظالم کا تختۂ مشق ہوں۔ تا ان کی کمزوریوں اور ان پر ظلموں کو دیکھکر ہر شخص یہ کہنے پر مجبور ہو۔ کہ اس کی ترقی محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ہوئی ہے۔ ورنہ کوئی صورت نہ تھی۔ پس

اللہ تعالےٰ کی حفاظت نصرت اور رحم کی صفات

کے ظہور کا یہ ایک خاص زمانہ ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان صفات کو چن کر ہماری جماعت کے سامنے رکھا۔ تا ہم خصوصیت سے ان کو یاد کریں۔ اور ان میں جوش پیدا ہو۔ اور سلسلہ کی ترقی میں کوئی روک پیدا نہ ہو سکے۔

ربِّ کُلُّ شیئٍ خادمُک

میں یہ بتایا ہے۔ کہ الٰہی ہم بہت ادنےٰ حالت میں ہیں۔ غلام ہیں۔ اور دُنیا میں ہر جگہ محکوم ہیں۔ کہیں عیسائی ہم پر حاکم ہیں تو کہیں ہندو۔ کہیں دوسرے مسلمان کہلانے والے ہیں۔ تو کہیں کنفیوشس کے پیرو ہم پر حاکم ہیں۔ ہماری حکومت کہیں بھی نہیں۔ اور ہم دُنیا کے خادم ہیں۔ مگر اے رب جن کے ہم خادم ہیں۔ وُہ بھی تیرے خادم اور تیری حکومت کے تابع ہیں فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ تو ان کا آقا ہے۔ اور

ہم مظلوم ہیں

ان کے مظالم سے تو ہماری حفاظت کر۔ اور نصرت کر۔ اور رحم کر۔ اگر دنیوی حکومتیں ہماری حفاظت نہیں کرتیں۔ تو اے خدا تو جو ان حکومتوں پر بھی حاکم ہے۔ ہماری حفاظت کر۔ اگر وہ لوگ جو اسلام کے نام میں ہمارے شریک ہیں۔ بجائے اس کے کہ

اسلام کی خدمت

میں ہماری مدد کریں۔ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ تو تو ہماری نصرت کر۔ وہ لوگ طاقتور ہیں۔ اور

ہم کمزور ہیں

پس تو ہم پر رحم کر۔ کہ تو سب سے بڑا طاقتور ہے۔ یہ دُعا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو سکھائی۔ اور اسے اسم اعظم قرار دیا۔ اس لئے

اس میں

اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنیکی طاقت

ہے۔ اسم اعظم اسی دُعا کو کہتے ہیں۔ جو سب دعاؤں سے بھاری ہو۔ اور مصائب کو ٹلا دیتی ہو۔

ایک سوال

مجھ سے کیا گیا ہے۔ کہ کیا یہ دعا جمع کے صیغہ میں بھی کیجا سکتی ہے۔ اور کیا یہ الہام الٰہی میں دخل اندازی تو نہیں ہیں تو اکثر ایسا کرتا ہوں۔ کیونکہ میری دُعائیں ساری جماعت کے لئے ہوتی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ایسا کرنا الہام الٰہی میں دخل اندازی نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے دعا کو آخر ایک لفظ میں ہی سکھانا تھا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو دعائیں آتی ہیں۔ وہ ایک لفظ میں ہی ہوتی ہیں۔ کبھی مفرد کے صیغہ میں کبھی جمع کے صیغہ میں پھر دعا کرنے والے اپنے حالات کے مطابق اسے ڈھال لیتے ہیں۔ اگر ایک دعا کرے تو وہ مفرد کا صیغہ استعمال کرسکتا ہے۔ اگر کئی دُعا کرنے والے ہوں۔ تو وہ جمع کا صیغہ استعمال کرسکتے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جیسے قرآن کریم میں احکام کا ذکر کرتے ہوئے

اکثر ضمائر ذکور کے لئے

ہیں لیکن ان میں مرد اور عورت دونوں مخاطب ہیں۔ ان سے یہ دھوکا نہیں ہوسکتا۔ کہ عورتیں اس حکم میں شامل نہیں ہیں۔ بلکہ اسی سے عورتوں کے لئے بھی استدلال کر لیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک خاص موقعہ پر یہ دعا سکھائی گئی۔ اور آپ چونکہ اس کے مخاطب اول تھے۔ اس لئے نیؔ کا لفظ استعمال کیا۔ اب ہمارے خلاف

جماعتی فتنہ

ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے جوش میں یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کا وجود جماعت میں غائب ہوگیا ہے۔ تو وہ ناؔ کا لفظ بھی استعمال کرسکتا ہے۔ اور یہ الہام میں دست اندازی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو قرآن کریم کی آیات کو اپنی عبارت میں بعض لفظ بدل کر استعمال کر لیا ہے۔ گویا انہیں اپنا لیا ہے۔ اور اگر قرآن کریم کی آیتیں اس طرح استعمال ہوسکتی ہیں۔ تو یقیناً دعائیں بھی ہوسکتی ہیں۔ پس جو لوگ اپنی حالت ایسی پائیں۔ کہ اپنے آپ کو منفرد دیکھیں۔ وہ نیؔ کہہ لیں۔ لیکن جو ایسی کیفیت محسوس کریں۔ کہ گویا

ان کا دکھ ساری جماعت کا دکھ

ہے۔ اور وہ سکھ اور رحم اپنے لئے نہیں مانگتے۔ جب تک ساری جماعت کو نہ ملے۔ وہ ناؔ کہہ لیں۔ تو کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ ان باتوں کا انسان کے جذبات کے ساتھ تعلق ہے۔ اور زبان جذبات کے ماتحت آتی ہے۔ انسان منافقت سے اسی وقت دور ہوتا ہے۔ جب دل اور زبان دونوں متحد ہوں۔ ورنہ نفاق چھا جاتا ہے۔ دوسری دعا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ یہ دعا آپ اس وقت مانگتے تھے جب

قومی طور پر کوئی فساد

دیکھتے۔ کئی حدیثوں میں ہے۔ جب آپ کو کسی قوم سے خوف ہوتا کہ اسلام کے مقابلہ پر کھڑی ہے اور اسے نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔ تو آپ اس وقت یہ دعا مانگتے تھے۔

اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم یہ دعا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستور میں شامل ہے۔ اور ایسے ہی موقعہ کے لئے ہے۔ جب اقوام ایک جتھے کے طور پر جمع ہو کر اسلام پر حملہ آور ہوں۔ اور چونکہ ہماری حالت بھی آج کل ایسی ہی ہے۔ کہ سب قومیں حتیٰ کہ

حکومت کا ایک حصہ

بھی متحدہ طور پر ہمیں نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ اس لئے اس دعا کے پڑھنے کا یہ خاص موقع ہے اس میں اللہ تعالےٰ سے دشمن کے مقابلہ میں امداد چاہی گئی ہے۔ دشمن کی طرف سے حملہ بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک حملہ جو سامنے سے کیا جاتا ہے۔ اور ایک وہ جو پیچھے سے ہوتا ہے۔ جو سامنے سے کیا جائے اس کی زد چھاتی اور سینہ ہوتی ہے۔ دشمن چھپ کر بھی کئی رنگ میں حملے کرتے ہیں۔ کبھی اندر ہی اندر نفاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حکومت میں ریشہ دوانیاں

کی جاتی ہیں۔ اور اسے بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ڈرایا جاتا ہے۔ لالچ دیا جاتا ہے۔ اور یہ

سب حملے

وہ ہیں۔ جو پیچھے سے کئے جاتے ہیں۔ اس دعا میں دونوں طریق کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ نجعلک فی نحورھم ظاہر حملہ کے لئے ہے۔ نحر چھاتی کے اوپر کے حصہ کو کہتے ہیں۔ اس دعا میں پہلے اللہ تعالےٰ سے اس حملہ میں مدد مانگی گئی ہے۔ جو سامنے سے آتا ہے۔ دوسرے جملہ میں اس حملہ کا ذکر ہے۔ جو پوشیدہ کیا جاتا ہے۔ کئی

دشمن منافق اور بزدل لوگ

پوشیدہ حملے کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات بہادر دشمن بھی خفیہ طریق اختیار کرتا ہے۔ اس دعا میں اللہ تعالےٰ سے درخواست ہے۔ کہ ہمیں دسیسہ کاریوں اور مخفی

شرارتوں کے بد انجام

سے بچائیے:۔

مثلاً آج کل ہمارے خلاف جھوٹ بولا جاتا ہے۔ ہم آرام سے قادیان میں بیٹھے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ ہم لڑتے ہیں۔ فساد کرتے ہیں۔ ہم نے حکومت کی وہ خدمت کی ہے کہ بڑی بڑی تنخواہیں لینے والے افسر بھی نہیں کرسکے۔ مگر ہمیں اس کا مخالف کہا جاتا ہے۔ ہم

اعلےٰ اخلاق کی تعلیم

دیتے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے۔ کہ ہماری جماعت نے بعض حکام کو حرامزادہ کہا ہے۔ یہ سب باتیں مخفی طور پر کہی گئیں اور اگر حکومت کے بعض افسر بول نہ پڑتے۔ تو ہمیں پتہ بھی نہ لگتا۔ ایسے شرور سے اللہ تعالےٰ ہی بچا سکتا ہے ان دعاؤں کے بعد اللہ تعالےٰ یا تو

بالا افسروں پر

حق کو کھول دے گا۔ اور انہیں شریر اور بد وضع لوگوں کے متعلق سمجھ عطا کر دے گا۔ وہ سچ اور جھوٹ کو تمیز کرسکیں گے اور اس کے بعد اگر وہ اصلاح کرلیں۔ تو

اللہ تعالےٰ کا رحم

ان پر ہوگا۔ لیکن اگر ضد کریں گے۔ اور سمجھیں گے کہ ہم بادشاہ ہیں۔ حاکم ہیں جماعت خواہ کچھ کہے ہم اپنے ایجنٹوں کی بات ہی مانیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ان کے منصوبوں کو توڑنے کے لئے ایسے سامان کر دے گا۔ جو آسمانی ہوں گے۔ اور ان کے ضرر سے ہمیں بچالے گا۔ اور ان سے بڑے حاکموں کو توفیق دے دے گا۔ کہ وہ ان کی

نا انصافی کا ازالہ

کرسکیں:۔

پس ہمیں چاہیئے ان ہتھیاروں سے مقابلہ کریں جن کا مقابلہ کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے ہم سے تلواریں چھین لی ہیں۔ تاہم

دلائل کے زور سے

اسلام کو پھیلا کر اس اعتراض کو دور کریں۔ جو اسلام کی اشاعت پر کیا جاتا ہے۔ اس لئے تلوار بندوق۔ توپ مشین گن۔ بم اور دوسرے ایسے ہی ہتھیاروں سے مقابلہ کا خیال ہمارے وہموں سے بھی بالا ہے۔ ہمیں پہلے دن سے ہی یہ سبق دیا گیا ہے۔ کہ مر کر

نخل اسلام کی آبیاری

کرنی ہے۔ دوسروں کا خون نہیں بہانا۔ بلکہ اپنی گردنیں ان کی تلواروں کے نیچے رکھ دینی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ دو قسم کی قربانی چاہا کرتا ہے۔ یا تو اس طرح کہ تلوار لو خود مر جاؤ۔ یا دشمن کو مار دو۔ اور یا پھر اس طرح کہ تلوار چھوڑ دو۔ اور

دشمن کے پاس

چلے جاؤ۔ اگر وہ تمہیں مار دے۔ تو بے شک مر جاؤ۔ نہیں تو وہ تمہارا بھائی بن جائے گا:۔

آج اللہ تعالیٰ ہم سے اسی قسم کی

قربانی کا مطالبہ

کرتا ہے کہ مر جاؤ۔ رعایا ہو کر حاکموں کے دل فتح کرو۔ اللہ تعالیٰ کے تمام کام اپنے اندر حکمت رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مغل قوم کو اشاعت اسلام کے لئے اسی واسطے چنا ہے۔ کہ اسلام پر تلوار کے زور سے اشاعت کا جو اعتراض کیا جاتا ہے وہ دور ہو۔ مغل ہی ہیں جنہوں نے بغداد سے اسلامی خلافت کو مٹا دیا۔ مورخ لکھتے ہیں کہ اس سے زیادہ مصیبت اسلام پر اور کوئی نہیں آئی۔

اٹھارہ لاکھ مسلمان

چند دنوں میں بغداد اور اس کے نواحی علاقہ میں قتل کر دیئے گئے۔ مسلمانوں کے لئے سوائے افریقہ اور سپین کے کوئی ایسی جگہ نہ تھی۔ کہ جہاں وہ پناہ لے سکتے۔ سب خیال کر رہے تھے۔ کہ کفر اسلام پر پھر غالب آگیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ دکھانا چاہتا تھا۔ کہ بادشاہ ہو کر بھی وہ اسلام میں داخل ہونگے۔ چنانچہ وہی قوم

تیسری پشت میں مسلمان

ہو گئی۔ یہ پہلا ثبوت تھا۔ اس بات کا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ اب پھر اللہ تعالیٰ نے

مغلوں ہی میں سے ایک شخص

کو چنا ہے اور تلوار چھین کر دلائل کے ذریعے اسلام کی اشاعت کا کام اس کے سپرد کیا ہے۔ پس ہمارے لئے توپ بندوق یا تلوار کا خیال کرنا بھی ناممکن ہے۔ اگر ہم ایسا کریں۔ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہم

اپنے مقصود پیدائش کو باطل

کرتے ہیں۔ کیونکہ ہماری پیدائش کی بناء یہی ہے کہ ہم نے اسلام کو دلائل سے غالب کرنا ہے۔ اور اگر ہم جبر سے کام لیں۔ تو ان پیشگوئیوں کو خود ہی غلط ثابت کریں گے۔ پس سچ یہی ہے۔ کہ ہمیں حکومت اسی وقت ملے گی جب جماعت مضبوط طور پر قائم ہو جائے گی۔ تا یہ پوری طرح ثابت ہو جائے کہ ہم نے اسلام کو دلائل سے منوا لیا ہے۔ ابھی تو ہر شخص ہمیں تکلیف پہنچاتا ہے۔ جس کو کوئی بھی کام کرنے اور دنیا میں کوئی اہمیت حاصل کرنے کا خیال ہو۔ وہ

للچائی ہوئی نظروں سے

ہماری طرف دیکھتا ہے۔ عیسائیوں کو زور آزمائی کا شوق ہوتا ہے۔ تو وہ ہماری طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ آریوں کو گالیاں دینے کا شوق چراتا ہے۔ مسلمانوں کو تیس مار خانی کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ تو ہماری طرف ہی رخ کرتے ہیں۔ حکومت کے افسروں کو اپنی

حکومت دکھانے کا شوق

ہوتا ہے تو وہ بھی ہمیں ہی دباتے ہیں۔ اور خیال کر لیتے ہیں۔ کہ یہ نرم نرم ہڈیاں خوب چبائی جا سکتی ہیں۔ غرض کہ ہر ایک نظر ہم پر ہی پڑتی ہے۔ ہر کوئی ہمیں تر نوالہ سمجھتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر اللہ تعالیٰ ہمیں تلوار دیدے تو یہ ثابت نہ ہو سکے گا۔ کہ دین کی اشاعت دلائل سے ہوئی اور اسلام پر قدیم سے پڑنے والا اعتراض قائم کا قائم رہے گا۔ اس لئے ہماری سب طاقت خدا کی ذات میں ہے۔ ہماری توپ۔ ہماری تلوار۔ ہماری بندوق خدا ہے اور اس کی مدد کے ساتھ ہم وہ کام کر سکتے ہیں۔ جو بندوق توپ اور تلوار سے نہیں ہو سکتا۔ میں نے کئی دفعہ

ایک بزرگ کا قصہ

سنایا ہے۔ ان کے ہمسایہ میں بادشاہ کا کوئی درباری رہتا تھا۔ جس کے ہاں ہر وقت رقص و سرود اور باجہ گاجہ کا شغل رہتا تھا۔ گندے اشعار پڑھے جاتے تھے۔ جن سے عورتوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ ان کی اپنی عبادت میں بھی خلل آتا اور لوگوں نے بھی آکر شکایات کیں۔ انہوں نے اس شخص کو جا کر سمجھایا۔ مگر وہ حکومت کے نشہ میں تھا۔ اس نے کہا۔ مجھے تم لوگوں کی کیا پرواہ ہے۔ کون ہے جو ہمارے سامنے بول سکے۔ ہم تمہاری بات نہیں سن سکتے۔ اس بزرگ نے کہا کہ پھر ہم تمہارا مقابلہ کریں گے۔ اس نے اگلے روز دروازہ پر سپاہی لاکر کھڑے کر دئے۔ جیسے

ہم پر دفعہ ۱۴۴

لگا دی گئی ہے۔ اور کہا کہ تم کہتے تھے روک دیں گے اب شاہی فوج آگئی ہے۔ اب روک کر دکھاؤ۔ اس بزرگ نے کہا کہ بے شک ہم نے کہا تھا مقابلہ کریں گے۔ مگر یہ مقابلہ مادی طاقت سے نہیں۔ بلکہ

رات کے تیروں سے

ہوگا۔ اور جب میں نے کہا تھا۔ کہ روک دیں گے۔ تو یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ ڈنڈے کے زور سے روک دیں گے۔ بلکہ یہ مطلب تھا۔ کہ خدا سے اپیل کریں گے۔ ہماری بھی مثال یہی ہے۔ آج حکومت نے بھی ہمیں ذلیل کرنا چاہا ہے۔ اور وہ لوگ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں ہمارے شریک ہیں۔ وہ بھی ہماری مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک ہمارا جرم یہ ہے۔ کہ ہم دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ جھوٹ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تھا۔ اور ہمارے وہ بھائی کہتے ہیں۔ کہ یہ کہہ کر تم دین کو کمزور کرتے ہو۔ لیکن ہم ان سے کہتے ہیں۔ کہ تم اسلام

اپنی گندی زندگیوں کا نام

رکھتے ہو۔ اور ہمارے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا نام اسلام ہے تم جس اسلام کو زندہ رکھنا چاہتے ہو۔ ایسے اسلام اگر ہزار بھی مر جائیں۔ تو ہم کو کوئی پرواہ نہیں۔ ہمارے مدنظر یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوں اور وہ اسلام زندہ ہو جسے آپ دنیا میں لائے غرضیکہ آج ہر قوم

ہماری مخالفت پر کمر بستہ

ہے۔ اور ذلت پہنچانا چاہتی ہے۔ اور ہمارے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ اپنے رب کے پاس جائیں اور اسی سے کہیں۔ کہ اے خدا ہم ذلیل کئے گئے۔ ہمیں مسل دیا گیا۔ کچل دیا گیا۔ ہمارے ساتھ سخت ناانصافی کی گئی ہمیں خواہ مخواہ تکالیف دی گئیں۔ ہماری دل آزاری کی گئی۔ توہین کی گئی۔ اور ان مخالفوں کے مقابلہ کی ہم میں طاقت نہیں تو جو طاقت والا ہے۔ خود اپنی طاقت دکھا۔ اے تمام بادشاہوں کے بادشاہ تو اپنی بادشاہت دکھا۔ اے مالک تو اپنی ملکیت دکھا۔ ان کے ہاتھ روک اور ہماری مدد کر کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر خدا تعالیٰ کے پاس جا کر روؤ گے۔ زاری کرو گے تو وہ تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ کیا ہم یونہی مظلوم ہو کر ظالم کہلاتے رہیں گے یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر یہ ہو۔ تو دنیا سے خدا کا نام مٹ جائے۔ خدا تعالیٰ غیور ہے طاقت ور ہے۔ ہم نے دنیا میں ہر شخص سے عجز و انکسار کا برتاؤ کیا۔ اپنے بھائیوں سے بھی۔ غیر قوموں سے بھی۔ اور حکمرانوں سے بھی کیا۔ ہم نے بار بار کہا کہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں۔ خدا کی قسم

ہم سب کے خیر خواہ ہیں

مگر ہماری باتوں کو رد کر دیا گیا۔ ہماری دوستی کو ٹھکرایا گیا ہمارے اطاعت کے دعووں سے ہنسی کی گئی۔ اور کہا گیا کہ یہ باغی ہیں۔ ہم پہلے بھی حکومت کے مطیع رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی رہیں گے۔ اور حسب سابق سب کی خیر خواہی مدنظر رکھیں گے تلوار سے لڑائی ہمارے لئے مقدر نہیں۔ اور جنگ کے لئے یہ سلسلہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ ہمیں جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس میں ہم اسی طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کہ

اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں

کریں۔ پس میں ہشیار کرتا ہوں۔ ان لوگوں کو جن کی طاقت قوت اور بھلائی کے لئے ہم کھڑے ہیں۔ کہ وہ ظلم اور بے انصافی کو چھوڑ دیں۔ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جان دینے والے اور دین کے لئے قربانیاں کرنے والے ہیں۔ پھر میں ہشیار کرتا ہوں۔ ہندوؤں اور

سکھوں کو اور ان سے کہتا ہوں۔ کہ خدا گواہ ہے۔ ہم ان کے دشمن نہیں ہیں۔ ہم اسلام کو ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اسی میں ہم ان کی نجات یقین کرتے ہیں۔ ان کی

تذلیل اور توہین

ہمارے مدنظر نہیں۔ بلکہ بھلائی مدنظر ہے۔ پھر حکومت سے کہتا ہوں۔ کہ ہم حکومت کے خواہاں نہیں ہیں۔ ہم خدمت کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم نے بار بار کہا ہے۔ کہ ہم حکومت نہیں چاہتے۔ ہم تو چوہڑوں کے بھی خادم ہیں۔ ہم پر بلاوجہ بدظنی نہ کی جائے۔ ہمیں مت ستاؤ۔ خواہ مخواہ ہم پر دفعہ ۱۲۴ نافذ نہ کرو۔ ہمارے خلاف الزامات کی تلاش میں مت لگو۔ ہماری اطاعت کا نام بغاوت نہ رکھو۔ ہماری فرمانبرداری کو شورش مت کہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے خوف کھاؤ۔ کہ وہ تم پر بھی بادشاہ ہے۔

خدا کو حاضر ناظر جان کر

میں کہتا ہوں کہ اس کے سوا ہمارے کوئی ارادے نہیں ہیں ہم سب کے خیرخواہ ہیں۔ ظلم اور مخالفت ایک حد تک ہی چل سکتی ہے۔ ہم نے یہ باتیں بار بار کہی ہیں۔ مگر وہ باز نہیں آتے اس لئے اب خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مگر یہ پھر بھی نہیں کہتے۔ کہ خدا ان کو تباہ کر دے۔ بلکہ صرف یہ دعا کرتے ہیں کہ ان کے دلوں کی اصلاح کر دے۔ اور انہیں ٹھیک کر دے اگر وہ سمجھانے کے باوجود نہ سمجھیں۔ تو ان کے شر سے ہم اس کی پناہ چاہتے ہیں۔ اور اگر وہ اصلاح کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ ہم

ساری دنیا کے خیرخواہ

ہیں۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی ہمیں دشمن سمجھتا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم کسی کو اپنا دل چیر کر نہیں دکھا سکتے۔ جب واقعات سب کے سامنے ہیں۔ حکومت اگر چاہے۔ تو

آزاد کمیشن

مقرر کر کے فیصلہ کر دے۔ بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ کسی انگریز کو ہی جج مقرر کر لو۔ مگر ہمیں موقعہ دو۔ کہ سارے حالات کو اس کے سامنے رکھیں۔ ہمیں اس کا فیصلہ منظور ہوگا۔ میں

جماعت کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اور دعاؤں میں وہ رنگ پیدا کرو۔ جس کے بعد اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے۔ قدیم روایات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت یونس علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عذاب مقدر تھا۔ وہ اس لئے ٹلا دیا گیا۔ کہ ان کی قوم نے جیسا کہ ان کی روایات سے پتہ چلتا ہے۔ گو قرآن کریم میں ان تفصیلات کا ذکر نہیں) جب عذاب کے آثار دیکھے۔ تو سب عورتیں مرد بچے۔ بوڑھے مویشیوں کو بھی ساتھ لے کر شہر سے باہر نکل گئے۔ ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے۔ حتیٰ کہ امراء نے بھی امیرانہ لباس اتار کر ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے۔ ماؤں نے بچوں کو دودھ دینا بند کر دیا۔ جانوروں کو چارہ پانی سے محروم کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بچے بھوک کے علیحدہ چیخیں مار رہے تھے۔ جانور علیحدہ بلبلا رہے تھے۔ اور ایک کہرام مچ گیا۔ تب خدا تعالیٰ نے کہا کہ گو ہم نے

نبی سے عذاب کا وعدہ

کیا ہوا تھا۔ مگر یہ نظارہ نہیں دیکھا جاتا اور میں ان پر رحم کرتا ہوں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کے دشمنوں سے موعودہ عذاب کو ٹال دیا تھا۔ تو اگر تم جو نبی کی قوم ہو۔ اس کے آگے اسی طرح گڑگڑاؤ۔ اور تضرع کرو۔ تو وہ فضل نہ کرے گا۔ پس سب دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اور خصوصاً

ہر جمعرات کی رات کو

جس دن روزہ رکھنا ہے۔ سب اٹھیں خواہ انہوں نے روزہ نہ بھی رکھنا ہو۔ عورتیں اور بچے بھی دعائیں کریں۔ جو حائضہ عورتیں نماز نہ پڑھ سکتی ہوں۔ وہ بھی اٹھ کر دعائیں کریں۔ گریہ کریں۔ اور کہیں کہ اے خدا ہم ذلیل کئے گئے ہمیں کچل دیا گیا۔ اس لئے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے ہیں۔ ہماری

عزت پر حملہ

کیا گیا۔ ہماری سچائی کی قدر نہیں کی گئی۔ اب ہم تجھی سے التجا کرتے ہیں۔ کہ ہماری مدد کے لئے اتر۔ عورتوں کو بھی بچوں کو بھی دعائیں کرنے کی تحریک کرو۔ اور خود بھی کرو۔ راتوں کو اسی طرح اٹھو۔ جس طرح قیامت خیز زلزلہ کے وقت لوگ اٹھ بیٹھتے ہیں۔ اور خوب دعائیں کرو۔ جب زمین پر کہرام مچ جاتا ہے۔ تو آسمان پر بھی شور پڑ جاتا ہے۔ اور جب ملاء اعلیٰ میں اللہ تعالیٰ نے تحریک کرتا ہے۔ تو زمین اس کی تابع ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں یہی نصیحت جماعت کو کرتا ہوں۔ کہ ان دنوں کو اسی طرح استعمال کرو۔ جس طرح استعمال کرنے کا حق ہے۔ میں نے

روزوں کے لئے سات دن

رکھے ہیں۔ سات تکمیل کا بھی عدد ہے۔ اور اس میں یہ بھی حکمت ہے۔ کہ اس طرح چالیس دن پورے ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح دو تکمیلیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور عبادت پھیل بھی جاتی ہے۔ پس ان دنوں میں خصوصیت سے دعائیں کرو۔ اور سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحم مانگو۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی ایک روایت

ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ بیت الدعا میں دعا کر رہے تھے۔ اور آپ اس کمرہ میں رہتے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے لئے بیت الدعا کے اوپر بنوایا تھا۔ مولوی صاحب کی روایت ہے۔ کہ مجھے کراہنے کی ایسی آواز آ رہی تھی۔ جیسے کوئی عورت

دردزہ میں مبتلاء

ہونے کی وجہ سے بے تاب ہو۔ اور جب میں نے غور کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کر رہے تھے یہ طاعون کے ایام تھے۔ آپ یہ دعا کر رہے تھے۔ کہ خدایا اگر یہ لوگ ہلاک ہو گئے۔ تو ایمان کون لائے گا۔ سو آپ بھی پہلے یہی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ دلوں سے بغض و کینہ کو نکال دو۔ اور ان ناراضگیوں۔ ظلموں تعدیوں کو بھول جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ ان کو معاف کر دے۔ ان کے سینے کو کھول دے۔ لیکن اگر ان کے لئے سزا ہی مقدر ہو چکی ہے تو اے خدا ہم تیرے دین۔ تیرے رسول اور تیرے مسیح موعود کی عزت کے لئے نہ کہ اپنے لئے تجھ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ

ان کے ہاتھوں کو روک دے

اور ہم کو توفیق دے۔ کہ تیرے دین کو دنیا میں پھیلا سکیں آمین ثم آمین

ضلع رائچور (علاقہ نظام) میں ایک احمدی مجسٹریٹ کا قابل تعریف نمونہ

مولوی فضل حق خان صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رائچور میں بحیثیت منصرم پانچ ماہ کے لئے تشریف لائے تھے جیسا کہ صاحب موصوف کی ضلع ناندیڑ میں ان کے کام کی وجہ سے عام شہرت تھی۔ ضلع رائچور میں بھی اس قلیل عرصہ کی تعیناتی میں انہوں نے ایسا ہی ثابت کیا۔ اور آپ کے کام کی تعریف مقامی اخبارات نے بھی کی۔ اور پبلک رائچور میں آپ کی دیانتداری اور مستعدی سے کام کرنے کی عام شہرت ہو گئی۔

آپ باوجود ایک اعلیٰ افسر ہونے کے نماز جمعہ کے لئے میرے چھوٹے سے مکان پر تشریف لاتے۔ اور مقامی جماعت کو مفید مشوروں سے مستفیض فرماتے رہے۔ خاکسار:۔ محمد عبد الرحیم جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع رائے چور (علاقہ نظام)

جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی مساعی کا الٹا اثر

ایک مسلمان اخبار نویس کے قلم سے

احرار یہ سمجھتے ہیں یا کم از کم دوسروں پر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ احمدیت کو بہت جلد فنا کر دیں گے۔ چنانچہ وہ اسی قسم کے اعلانات شائع کر کے مسلمانوں سے کافی روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں قادیان میں جو احرار کانفرنس ہوئی اس کا مقصد بھی یہی ظاہر کیا جاتا تھا۔ اور عوام کو یہ بتلایا جاتا تھا۔ کہ قادیان میں احرار کی ایک کانفرنس ہوتے ہی احمدی قادیان کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ اور ہندوستان سے احمدیت کا قلع قمع ہو جائے گا۔ لیکن بقول شخصے ؎

ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال

احرار کے تمام منصوبے بگڑ گئے۔ احرار کانفرنس کے صدر۔ امیر شریعت پنجاب۔ شیر خلافت۔ ضیغم کانگرس۔ بانی احرار کانفرنس مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے خلاف حکومت نے دو گروہوں کے درمیان منافرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ چلایا۔ مولوی صاحب موصوف پر فرد جرم عائد ہو گیا۔ انہوں نے میرزا صاحب قادیانوالہ کو صفائی کی شہادت میں پیش کیا۔ تین دن تک خلیفہ صاحب کی گواہی ہوتی رہی اور تینوں دن گورداسپور میں احمدیوں کا کثیر اژدہام رہا۔ شہر میں کچہری میں۔ سڑکوں پر جدھر دیکھو احمدی ہی احمدی نظر آتے تھے۔ احمدیوں کے مخالفوں میں سے بھی کئی خلیفہ صاحب کی زیارت کے لئے آتے رہے۔ اور ان کی نورانی شکل دیکھ کر محو حیرت ہو جاتے تھے۔ احمدیوں کے انتظامات۔ ان کی تنظیم اور باہمی اتحاد کے نظارے دیکھ کر اکثر لوگ بے حد متاثر ہوئے۔ شہر اور مضافات میں خلیفہ صاحب کی گواہی اور ان کے اعلےٰ اخلاق کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔

ہم نے خود گورداسپور پہنچ کر تمام حالات کا بچشم خود مطالعہ کیا۔ اور دیکھا کہ غیر احمدی مسلمان خلیفہ صاحب سے ان کے مریدوں کی عقیدت دیکھ کر بے حد متاثر ہو رہے تھے۔ اور ہر طرف احمدیوں کی تنظیم اتحاد۔ خلوص اور دینداری کا تذکرہ تھا۔

خلیفہ صاحب ہر روز گواہی سے فارغ ہو کر شیخ محمد نصیب صاحب کی کوٹھی کے احاطہ میں ایک مختصر سا لیکچر دیتے رہے آخری دن کی گواہی کے بعد جلسہ نہایت شاندار تھا۔ ہزاروں احمدیوں کے علاوہ جلسہ گاہ میں غیر احمدی مسلمان ہندو اور سکھ صاحبان بھی موجود تھے۔ جہاں میرزا صاحب نے ایک شاندار تقریر فرمائی۔

غرض مسلمانوں کے خیالات میں احمدیوں کے متعلق بڑی حد تک تبدیلی واقع ہو گئی۔ اور احرار نے احمدیوں کے خلاف مسلمانوں کے دلوں میں جو نفرت پیدا کر رکھی تھی۔ وہ بڑی حد تک رفع ہو گئی۔ چنانچہ اکثر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ کہ احمدیوں کے متعلق احراری پروپیگنڈا کی تہ میں کچھ ذاتی اغراض ہیں۔ ورنہ یہ لوگ باقاعدہ نمازیں پڑھتے ہیں شکل و صورت سے پکے مسلمان دکھائی دیتے ہیں۔ آپس میں محبت جو مسلمانوں کی خصوصیت ہے۔ ان لوگوں میں نظر آتی ہے۔ درآنحالیکہ دوسرے مسلمان اس نعمت سے بڑی حد تک محروم ہو چکے ہیں۔

الغرض یہ تمام باتیں ہم نے اپنے کانوں سے سنیں۔ اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ احرار نے قادیان میں جلسہ کر کے اور پھر مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب نے خلیفہ صاحب کو شہادت میں طلب کر کے احمدیوں کو بہت زیادہ تقویت پہنچائی ہے۔ احمدیوں کے متعلق پڑھے لکھے مسلمانوں کی رائے پہلے کی نسبت بہت اچھی ہو چکی ہے۔ اور اکثر تعلیم یافتہ نوجوان احمدیت کے متعلق ریسرچ میں لگ گئے ہیں۔

سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ شہادت کے تینوں دنوں میں کوئی ایک سو کے قریب غیر احمدی مسلمانوں نے بیعت کی۔ احمدیوں کو اس کامیابی پر بہت فخر ہے۔ چنانچہ چند احمدیوں نے بخاری صاحب کو امرتسر ریلوے سٹیشن پر صاف صاف کہہ دیا۔ کہ آپ کی مساعی ہمارے لئے عمدہ پھل لا رہی ہیں۔ اور ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب نے فرمایا ہمیں بھی سلسلہ احمدیہ سے کوئی عداوت نہیں۔ ہاں ہم جہاد کے متعلق مرزا صاحب کی تعلیم کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ اگر خلیفہ صاحب اس میں ترمیم کر دیں۔ تو باقی باتوں کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔

استانی کی ضرورت

برٹش ایسٹ افریقہ میں ایک ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم انگریزی مڈل پاس ہو۔ کرایہ گورنمنٹ کی طرف سے ملیگا۔ بہت جلد درخواستیں سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر دفتر امور عامہ میں بھیجی جائیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

پرائیویٹ قطعات اراضی

اس وقت حسب ذیل مواقع پر قابل فروخت موجود ہیں۔

۱۔ محلہ دارالعلوم غربی میں نصرت گرلز ہائی سکول کے قریب بجانب شمال جو مسجد نور اور محلہ دارالرحمت کے مابین واقع ہیں۔ بشرح برلب سڑک کلاں ۲۰ روپے فی مرلہ اور اندرون محلہ ۱۷ روپے فی مرلہ۔

۲۔ محلہ دارالفضل شرقی میں مختلف مواقع پر مثلاً منڈی کے پاس ۳۰ فٹ کی بڑی سڑک پر جو سٹیشن کی طرف سے آتی۔ اور منڈی کے اندر سے گزرتی ہے۔ نیز مسجد محلہ کے قریب بعض عمدہ قطعات زیر فروخت ہیں۔

۳۔ محلہ دارالفضل غربی میں مسجد محلہ اور سالانہ جلسہ گاہ کے درمیان چند قطعات زیر فروخت ہیں۔ اور ایک قطعہ دو کنال کا ہے۔ جس کے چاروں طرف راستے ہیں۔ جن میں سے تین راستے پندرہ پندرہ فٹ کے ہیں۔ اور یہ سب قطعات ہائی سکول کے بھی بہت قریب واقع ہیں۔

۴۔ محلہ دارالرحمت میں بھی اسوقت بعض قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب موقع پر تشریف لا کر یا نقشہ آبادی قادیان منگوا کر اس کے ذریعہ سے محل وقوع اور حیثیت کے متعلق اطمینان کر کے اور نرخ بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کر کے مطلوبہ قطعات خرید کر سکتے ہیں۔

نقشہ جدید و قدیم آبادی قادیان از سر نو تیار کرایا گیا ہے قیمت کاغذ اعلےٰ ۱۲، اور کاغذ درجہ دوم ۸ یہ نقشہ قادیان کے تمام تاجران کتب سے مل سکتا ہے

خاکسار

محمد احمد و عبدالکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ساکنان قادیان دار الرضا

خطباتِ محمود

پر

ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم کا ریویو

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کو منشی محمد شفیع صاحب نور اینڈ کمپنی کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر نے شائع کرنیکا اہتمام کیا ہے حضور کے خطبات میں جو نور ہے۔ وہ کسی احمدی دوست سے پوشیدہ نہیں خدا تعالیٰ نے حضور کے ہاتھ میں اس جماعت کی باگ ڈور اسوقت دی جبکہ جماعت کو ایک خطرناک دھکا لگا تھا۔ حضور نے اس کمزور جماعت کو نہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھڑا کیا۔ بلکہ اسے ایک مستحکم چٹان کیطرح بنا دیا۔ جماعت کی اصلاح اور ترقی کیلئے حضور نے جو خطبے فرمائے وہ اسوقت تک صرف اخبارات کے فائلوں تک محدود تھے۔ الحمدللہ کہ اب منشی صاحب نے انکو جمع کر دینے کا عزم کر لیا ہے۔ جس کا پہلا حصہ چھپ چکا ہے۔ قیمت صرف دس آنے ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے احباب کو چاہیئے کہ کثرت سے خرید کر منشی صاحب کی حوصلہ افزائی کریں۔ تاکہ یہ سلسلہ جاری رہ سکے۔

خطباتِ محمود منشی صاحب سے امرتسر سے مندرجہ ذیل پتہ پر مل سکتا ہے
منشی محمد شفیع احمدی مالک نور اینڈ کمپنی کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر

بہترین چھپائی

ہماری معرفت ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہو سکتا ہے۔ آزمائش شرط ہے پتہ یہ ہے:-
محمد شفیع احمدی کاتب کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر

THE STAR HOSIERY WORKS LTD:- QADIAN.

مزید مشینیں آ رہی ہیں

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ جو دوست اس انتظار میں تھے۔ کہ کارخانہ کے اجرا کے بعد کمپنی کے حصص خریدیں گے۔ ان کے لئے اب موقع ہے۔ کیونکہ کام کو وسیع کرنے کی غرض سے اور مشینری منگوائی جا رہی ہے۔ اور حصص قابلِ فروخت موجود ہیں۔

فارم درخواست خرید حصص و پراسپکٹس وغیرہ دفتر سے طلب کریں۔

جنرل منیجر

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج

کے زیادہ نفع بخش ہے۔ قوت شفا اس میں زیادہ ہے۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی کڑوی کسیلی دواؤں۔ انجکشن کے بُرے اثرات۔ اپریشن کی تکلیف سے بچانے والی دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضلِ خدا صحت یاب ہوتے ہیں۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔

ایم۔ ایچ احمدی جھنوڑ گڑھ میواڑ

تریاق معدہ و جگر

بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے ضعفِ جگر، حبس، کمی خون۔ دل دھڑکن۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ یرقان۔ عظم الاطحال (تاپ تلی) جلن سینہ ضعف معدہ۔ ضعف عام کے لئے اکسیری مرکب ہے ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں۔ دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی۔ لاغری دور ہو کر بدن چست و چالاک سرخ مثل انار ہو جاتا ہے۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں۔ وہ بھی استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا عوارضات سردیوں میں چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتے۔ لیکن گرمیوں میں مریض کیلئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔ تریاق معدہ و جگر ہر موسم میں خواہ گرمی ہو یا سردی یکساں فائدہ مند ہے۔ قیمت فی شیشی عمر علاوہ محصولڈاک

حکیم محمد شریف عمر و الہ ڈاکخانہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات

جس نے سیکھ کو آیا کن دے ابن علی

حمل محافظہ
محافظ اطہر گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الہٰی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نورالدین صاحب شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اطہر گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیں۔ ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گذشتہ بیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری محافظ اطہر گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔

مشک آنست کہ خود ببوید

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک

اس دواخانہ کے سرپرست و نگران حضرت مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
حضرت خلیفۃ المسیح اول کا نسخہ
اور آپ کے مبارک نام سے وابستہ
سرموں کا سرتاج

سرمہ نور رجسٹرڈ

دنیا بھر میں زود اثر اور امراض چشم کے لئے بے نظیر ثابت ہو چکا ہے

ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۳۱ مارچ - لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا جو سالانہ اجلاس ہونے والا ہے - اس کے سلسلہ میں مسٹر محمد علی جناح کو تار موصول ہوا ہے - کہ ۲۰ - ۲۱ اپریل کی بجائے ۲۲ اپریل کی تاریخ مقرر کی جائے - اس تبدیلی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے - کہ مسلم یونیورسٹی کورٹ کا ایک اہم اجلاس ۱۹ - ۲۰ اپریل کو علی گڑھ میں منعقد ہونے والا ہے -

پشاور ۳۰ مارچ - قبائلی علاقہ میں سڑکوں کی تعمیر کی زبردست مخالفت کی جا رہی ہے آفریدی مخالفت کے لئے مظاہرے کر رہے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ ایک دو مقام پر سڑکیں بنانے والے لوٹے بھی گئے - حکومت کی طرف سے آفریدیوں کے خلاف ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی -

دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریزرو بنک کے لئے اسّی ملازموں کی ضرورت تھی - جس کے لئے دس ہزار درخواستیں آئیں - اس سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ ملک میں بیکاری کا کس قدر زور ہے -

حجاز کی تازہ اطلاع ہے کہ امان اللہ خاں بعد فراغ حج مکہ معظمہ سے استنبول جا رہے ہیں - جہاں غازی کمال پاشا کے مہمان رہیں گے -

پیرس ۳۱ مارچ - فرانس اور جرمنی کے مابین ایک تجارتی معاہدہ کے ذریعہ کلرنگ سسٹم کو یکم اپریل سے تین ماہ کے لئے توسیع دی گئی ہے -

اندور ۳۱ مارچ - پولیس کے کئی ملازموں کو جن میں دو افسران بھی شامل ہیں - رشوت ستانی خیانت مجرمانہ اور قتل کے الزام میں گرفتار کیا ہے - پولیس نے مزید تحقیقات کے لئے ان کے خلاف ریمانڈ حاصل کر لیا ہے -

بمبئی ۳۱ مارچ - چند روز سے سٹہ بازی کے خلاف پکٹنگ کیا جا رہا ہے -

پٹنہ یکم اپریل - بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی کی انتظامیہ کمیٹی نے سناتھی ضلع مظفر گڑھ کی دوبارہ تعمیر کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مظفر پور کو ۵۰۰۰ روپیہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے -

لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں مسٹر محمد رفیق سردار جواہر سنگھ - ایم - ایل - سی مسٹر لکھو انڈا کی مسٹر بی ایم لال اور مسٹر ٹیک چند کو ایگزیکٹو کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا -

رنبی ۲۹ مارچ - حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک ڈیلیگیشن روم جا رہا ہے - جہاں وہ حکومت برطانیہ کے ساتھ اس تجارتی معاہدہ کو مستقل صورت دینے کے متعلق گفت و شنید کرے گا - جو ۱۹ مارچ کو عارضی طور پر قرار پایا تھا -

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے میٹرکولیشن کا نتیجہ ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء بروز ہفتہ شائع ہو گا -

نئی دہلی یکم اپریل - مسٹر آر - آر سکسینہ سکرٹری سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ہندوستان کے نظم و نسق محاصل بابت ۳۴-۱۹۳۳ء پر تبصرہ کرتے ہوئے اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ بمقابلہ سال ماسبق درآمد و برآمد کے محاصل میں امسال ۵ کروڑ کے قریب کم آمدنی ہوئی ہے

پشاور یکم اپریل - سرحدی سول سکرٹریٹ - اسی کو پشاور میں بند ہو کر ۱۵ اپریل کو نتھیا گلی میں کھل جائے گا -

قصور یکم اپریل - تحصیل قصور کے کئی مواضع میں پاؤ پاؤ بھر تک کے وزنی اولے پڑے ہیں - جس کی وجہ سے تیار فصلیں تباہ ہو گئیں -

کراچی یکم اپریل - کل ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کشمیر بذریعہ ہوائی جہاز ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقریب میں شریک ہونے کے لئے انگلستان روانہ ہو گئے -

لدھیانہ - ۲ اپریل - لیڈی ولنگڈن ۱۵ اپریل یہاں تشریف لائیں گی - اور تاریخی مقامات کا معائنہ کریں گی - زنانہ میڈیکل کالج اور کرسچین میموریل ہسپتال بھی دیکھیں گی اور اسی دن شام واپس دہلی چلی جائیں گی -

پیرس ۲ اپریل - ۱۹۳۵ء کے آخر تک فرانس کے ہوائی بیڑہ کو جرمن بیڑہ کے برابر کرنے کے لئے ایک بل متفقہ طور پر چیمبر نے پاس کیا ہے -

برلن ۲ اپریل - برلن کے سرکاری حلقوں میں جرمن افواج کے اس اندازہ کو جو اخبارات نے شائع کیا ہے - یعنی ۷۵۰۰۰۰ مبالغہ آمیز خیال کیا جاتا ہے - ان تمام لوگوں کے جنہیں آئندہ سالوں میں ٹریننگ کے لئے بلایا گیا ہے - یقینی طور پر شامل ہونے کی توقع نہیں - کئی طبی نقائص کی وجہ سے کئی عیالدار ہونے اور کئی کاروبار میں پھنسے ہوئے ہونے کی وجہ سے شریک نہ ہو سکیں گے - اور اس لئے غالباً یہ تعداد ایک تہائی رہ جائے گی -

سیالکوٹ ۲ اپریل - درہ بانہال امید ہے ۱۲ اپریل تک برف سے صاف ہو جائے گا - اگر مزید برف باری نہ ہوئی - تو اس تاریخ تک اس راستہ سے سفر ممکن ہو جائیگا تاہم بطور احتیاط اس راستہ سے سفر کرنے سے قبل پولیٹیکل سکرٹری جموں سے دریافت کر لینا چاہیئے -

امرتسر ۲ اپریل - سکھ مشنری گیانی گھنشام سنگھ سنگاپور جاپان - چین - شنگھائی - جزائر فلپائن اور جاوا سماٹرا کا سفر کر چکے ہیں - اب سکھ دھرم کی تبلیغ کے لئے ساری دنیا کے سفر پر روانہ ہونے والے ہیں -

لنڈن (بذریعہ ڈاک) برطانیہ اور اسلام کے مابین دوستانہ تعلقات کو مضبوط کرنے کی غرض سے ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں ایک مستقل انجمن قائم کی گئی ہے جس میں اس وقت ۹۴ بڑے بڑے رؤسا اور مسلم لیڈر شامل ہو چکے ہیں - مئی میں لنڈن میں ایک دعوت ہونے والی ہے جس میں ممبران کے ناموں کا اعلان کر دیا جائے گا - مس مارگریٹ فرکوہرسن پریذیڈنٹ نیشنل لیگ اس سکیم کی محرک ہیں

بمبئی یکم اپریل - گذشتہ شب ایک مسلمان نے ایک ہندو کو قتل کر دیا - ملزم نے پولیس کو بیان دیا ہے - کہ مقتول نے ایک مقامی ورنیکلر اخبار میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویر شائع کر کے میرے جذبات کو مجروح کیا تھا -

بہاولپور ۲ اپریل - خیرپور کے ہندوؤں نے اس بنا پر ہڑتال کر رکھی ہے - کہ عید اضحی کے موقعہ پر ایک مسلمان نے اپنے مکان میں گائے ذبح کی تھی - حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ہندوؤں کا طریق عمل غیر مدلل ہے - کیونکہ حکومت کی تحقیقات سے قبل ہی ہڑتال کر دی - اور افسروں کے سمجھانے کے باوجود ہڑتال پر مصر رہے -

لاہور ۲ اپریل - گذشتہ یک شنبہ کو حافظ عبد الرحیم جیلر امام مسجد تاجپورہ چھاؤنی لاہور کو ٹریکٹ "کیا مرزائے قادیانی مرد تھا یا عورت" کی اشاعت کے سلسلہ میں ۲ اپریل کو میاں حکیم الدین مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں حاضر ہونے کے لئے سمن پہنچا -

گورداسپور ۲ اپریل - سید عطاء اللہ بخاری کے مقدمہ میں صفائی کی شہادت ختم ہو چکی ہے - مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کی شہادت ۵ - اپریل کو ڈلہوزی میں ہو گی -

جنیوا ۲ اپریل - یورپین ممالک میں بے کاری کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے - جرمنی میں اس وقت ۲۷۶۲۰۰۰ اور برطانیہ میں ۲۲۷۲۰۰۰ اور اٹلی میں ۱۰۱۱۰۰۰ لوگ بے کار ہیں - اسی طرح بلجیم - فرانس - پولینڈ - اور آئرش فری سٹیٹ میں بیکاروں کی تعداد بڑھ رہی ہے -

دہلی ۲ اپریل - سر تیج بہادر سپرو ۲۳ اپریل کو بحالیٔ صحت کے لئے انگلستان روانہ ہونگے -

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی